اُنکی اپنی زبان میں۔۔۔۔ تعلیم سب کیلئے

دینا میں پچاس فیصد بچے جو سکول نہیں جاتے ان کی کمیونٹی میں سکول کی زبان بہت کم ہی انکی اپنی (مادری) زبان ہوتی ہے۔ یہی چیز "تعلیم سب کیلئے" کے مقصد کے حصول میں بڑی رکاوٹ ہے، اسی کے ذریعے غیر معیاری تعلیم اور بچوں کا سکول چھوڑنے کا سلسلہ چلتا ہے۔ ان حالات میں عالمی سطح پر معیاری پرائمری سطح کی تعلیم کی تکمیل کیلئے درکار ذرائع میں اضافہ بھی کافی نہیں ہوگا۔

یہ کہ بچے بہتر سیکھتے ہیں

ماہرین کی بار بار اور انتھک تحقیقات سے یہ بات مُشاہدے میں آگئی ہے کہ بچے اُس زبان کو مؤثر طور پر سیکھتے ہیں جو اسکول میں بولی جاتی ہے۔ صرف یہ نہیں بلکہ وہ کسی دوسری زبان کو بھی آسانی سے سیکھ لیتے ہیں جس کو اگر اُن کی مادری زبان کی وساطت سے پڑھایا جائے۔ تحقیق یہ بھی بتاتی ہے کہ کسی دوسری زبان کو بہتر سیکھا جاتا ہے اگر اس سے پہلے مادری زبان مؤثر طور پر سیکھی جائے۔ دو لسانی نمونوں سے واضح ہو چکا ہے کہ بچے گھر میں بولی جانے والی زبان کے ساتھ ساتھ کسی دوسری زبان کو بھی آسانی سے سیکھ لیتے ہیں اگر اس کو پہلی زبان سے درست طریقے کے ساتھ مربوط کرکے ابتدائی مرحلوں میں ہی پڑھایا جائے۔

مادری زبان میں تدریس کی افادیت:

مادری زبان میں تدریس و تعلیم کے کئی عملی فوائد تحقیق کے ذریعے مُشاہدے میں آئے ہیں جن میں چند ایک کا ذکر مفید رہے گا۔

(۱) اس سے تعلیم کے حُصول میں مساوات کو فروغ ملتا ہے اور یکساں مواقع سب کو ملتے ہیں۔ یوں تعلیم کا حصول ہر کسی کے دسترس میں آتا ہے۔

(۲) تعلُّم اور تدریس میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔

(۳) کسی ایک جماعت میں بار بار ناکام ہونے اور اسکول چھوڑنے کی شرح میں کمی آجاتی ہے۔

(۴) اس سے سماجی و ثقافتی اقدار کو فروغ ملتا ہے اور۔۔۔

(۵) اس پر اخراجات کم آتے ہیں۔

دو لسانی منصوبوں کو اکثر دیہی آبادیوں میں متعارف کرایا جاتا ہے جہاں عموماً پسماندہ، غریب اور نظرانداز کئے ہوئے لوگ بستے ہیں۔ ان منصوبوں کے نتائج میں دیکھا گیا ہے کہ بچے اسکول ترک نہیں کرتے بلکہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے آگے بڑھتے ہیں۔ مزید برآں ان میں سماجی فعالیت اور شرکت بھی بڑھتی ہے۔

مادری زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے سے سیکھنے کا مجموعی عمل بہت مؤثر اور نتیجہ خیز ثابت ہوا ہے۔ اس کے ذریعے بچے دوسری زبان کو آسانی سے سیکھ جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں ترقی پذیر ممالک میں جاری مادری زبان کے ایسے منصوبوں پر کئی تحقیقات ہوئی ہیں جن سے صاف ظاہر ہوا ہے کہ مادری زبان کو ذریعہ تدریس بنانے سے مجموعی طور پر بچوں میں سیکھنے کی سرگرمی تیز اور بہتر ہوتی ہے اور اس طرح اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔ چند مثالوں پر غور کیجئے۔

مالی (Mali) میں جہاں مادری زبان اور فرانسیسی دونوں کو اسکول میں پڑھایا جاتا ہے وہاں پر بچوں کی تعداد 32 فیصد سے ذیادہ تھی ان علاقوں کی نسبت جہاں صرف ایک زبان فرانسیسی کو پڑھایا جاتا ہے (چارٹ نمبر ایک ملاحظہ کریں)۔

برازیل (Brazil) میں جہاں مادری زبان اور قومی زبان پُرتگالی کو ساتھ ساتھ پڑھایا جاتا ہے وہاں طلباء میں لسانی مہارتوں پر عبور اور روانی ان طلباء سے ذیادہ تھی جنہیں صرف قومی زبان پُرتگالی پڑھائی جاتی تھی۔ اسی طرح برکینو فاسو (Burkinno Faso) میں بچوں کی مادری زبان موری (*Moore*) کو فرانسیسی زبان سے پہلے پڑھایا جاتا ہے، بچوں نے بعد میں فراسیسی زبان اور بنیادی حساب میں ان بچوں کی نسبت بہتر نتائج دئے جن کو صرف فرانسیسی زبان پڑھائی جاتی تھی۔

Chart 1: End-of-primary Examination

Table 1. Simulated Cost Savings and Benefits as a Result of Reduced Repetition and Dropout Due to PRONEBI

	PRONEBI	Traditional
Repetition Rates (1991)	.25	.47
Annual Unit Costs	Q 246	Q 235
Number of Indigenous Students (1991)	96,194	653,413
Total Cost of Repetition	Q 5,892,005	Q 72,169,440
Simulated Savings Due to PRONEBI		Q 32,147,955
Dropout Rates (1991)	.13	.16
Simulated Decrease in Dropouts Due to PRONEBI		3,927
Simulated Annual Incremental Earnings Due to PRONEBI		Q730,422

Source: World Bank, HCO Dissemination No 60, October 1995.

مادری زبان میں تدریس کی وجہ سے کسی ایک جماعت میں بار بار فیل ہونے کی شرح کم ہوجاتی ہے، اسی طرح بچوں کے اسکول چھوڑنے کی شرح بھی کم ہوجاتی ہے۔ کئی ممالک میں اس تدریس کے منصوبے یہ بات ثابت کرچُکے ہیں۔ مثلاً مالی (Mali) میں ایک جماعت میں ناکامی پانچ گُنّا جبکہ اسکول چھوڑنے کی شرح تین گُنّا کم ہوئی ہے ان علاقوں کی نسبت جہاں مادری زبان میں تدریس کے منصوبے نہیں ہیں۔ اسی طرح گوئٹے مالا (Guatemala) میں ایک جماعت میں بچوں کی ناکامی اور اسکول چھوڑنے کی شرح بِلترتیب 15 اور 25 فیصدکم ہیں ان روایتی تعلیمی منصوبوں سے جن میں مادری زبان کی تدریس شامل نہیں ہے۔

مادری زبان میں تعلیم دینے سے والدین اور معاشرے کے دوسرے افراد کی سماجی و ثقافتی شرکت اور فعالیت بڑھتی ہے۔ اسی طرح مقامی ثقافتی موضوعات کو تدریسی مواد میں شامل کرنے سے ان ثقافتوں کو دوام ملتا ہے۔ والدین اسکول میں خود کو اجنبی محسوس نہیں کرتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ اسکول انکے اپنے ہیں جن میں ان کی روزمرّہ زندگی اور ارد گرد کے ماحول و ثقافت کو شامل کیا گیا ہے۔ دوسری طرف معاشرے اور والدین کی اسکول کی سرگرمیوں میں شمولیت سے اسکول کی کارکردگی مزید بہتر ہوجاتی ہے۔ مزیدبرآں والدین اور بڑوں کو بھی تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔

جب کم اخراجات کی بات کرتے ہیں تو ذہنوں میں لامحالہ سوال اُبھرتا ہے کہ ایک نیا منصوبہ کیسے کم خرچ ہوسکتا ہے۔ اس کے بنیادی اسباب وہی ہیں جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے یعنی کسی ایک جماعت میں بار بار فیل ہونے اور اسکول چھوڑنے کی شرح میں کمی۔ مثلاً مالی میں مادری زبان کی تعلیم کا مجموعی خرچ صرف ایک زبان فرانسیسی میں تعلیم پر لاگت

جب اتنا مفید اور پائدار، تو پھر دیر کس بات کی؟

کئی ترقی پذیر ممالک مادری زبانوں میں تعلیم شروع کرنے میں ہچکچا رہے ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی امدادی ادارے بھی مادری زبان کو اس کی اہمیت کے مطابق ترجیح نہیں دے رہے بلکہ کئی صورتوں میں اس کی ترویج کی باقاعدہ مخالفت کرتے ہیں۔

حکومتیں اپنی ان غیرمناسب پالیسیوں کا جواز اپنی اس تشویش کو ٹھراتی ہیں جس کی بنیاد چند مفروضوں پر قائم ہے۔ ان کے خیال میں مادری اور علاقائی زبانوں کی اشاعت قومی یکجہتی اور اتحاد کیلئے خطرہ ہوتی ہے۔ لیکن تاریخ ہمیں بتاتی ہےکہ ایسی پالیسیوں کا نتیجہ اُلٹ نکلتا ہے۔ جس چیز کی خاطر وہ ان زبانوں کو فروغ نہیں دے رہے وہ مزید پھیلتی ہیں کیونکہ زبان کا انسانی جذبات اور احساسات سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ البتہ کئی ممالک میں ایک سے ذیادہ زبانوں کو قومی زبانوں کی حیثیت دے کر اتحاد اور یگانگت کے فروغ کی کوشِش کی جاتی ہے۔

حکومتی پالیسیوں کے علاوہ مادری زبانوں کی راہ میں کئی اور رکاوٹیں بھی حائل ہوتی ہیں۔ کئی ترقی پذیر ممالک میں تو کسی ایک زبان میں بھی تعلیم و تدریس کے ذرائع کی کمی ہوتی ہے مادری زبانوں کی تعلیم تو دور کی بات ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی نظام کی ناقص منصوبہ بندی بھی ہے جسے اکثر ان ممالک میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اس کمی پر قابو جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرکے پایا جاسکتا ہے۔مثلاً پاپوا نیو گینی (Papua New Guinea) میں کمپیوٹر کے ایک خاص پروگرام کی مدد سےسینکڑوں مختلف زبانوں میں درسی مواد کو تیار کیا گیا ہے۔ اسی طرح کانگو میں چار علاقائی رابطہ زبانوں میں ڈھیر سارا نصاب تیار کیا گیا ہے۔

ان رکاوٹوں میں ایک ان کثیر لسانی معاشروں میں اساتذہ کی وہ رسمی تربیت بھی ہے جس کا سارا زورکسی مرکزی زبان پر ہوتا ہے۔ اساتذہ کی جدید عملی خطوط پر استوار تربیت سے اس رکاوٹ کو دور کیا جاسکتا ہے۔

اس طرح والدین اور اساتذہ بھی مادری زبان کی تعلیم میں مزاحِم ہوسکتے ہیں کیونکہ ان کے سامنے ٹھوس نمونے نہیں ہوتے۔ ان کے اردگرد اعلیٰ عہدوں پر فائز صرف وہ لوگ ہوتے ہیں جِنھوں نے کسی مرکزی زبان میں تعلیم حاصل کی ہوئی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تحقیق کار اور ماہرین کو بار بار ایسے شواہد ملتے ہیں جن سے لوگوں کا اپنی مادری زبان کے بارے کوئی اچھی رائے کا ثبوت نہیں ملتا۔ اس روّیے کی وجہ ان لوگوں کی مجموعی پسماندگی اور غُربت ہے کیونکہ وہ اپنی زبان کو غریبوں کی زبان سمجھ کر حقارت سے دیکھتے ہیں۔ یہ یقین ان میں اکثریتی زبان بولنے والوں کے احساسِ برتری کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اقلیتی زبان بولنے والوں میں موجود اس احساسِ کمتری کو دور کرنے کا واحد ذریعہ مادری زبان میں تعلیم کی ایسی مثالیں ہوسکتی ہیں کہ جہاں لوگوں نے اپنی زبان کو پُل بنا کر اعلیٰ تعلیم میں بڑے نام کمائے ہو۔

مادری زبان کی تعلیم میں مذکورہ رکاوٹیں اس وقت تک برقرار رہینگی جب تک مروجّہ نظامِ تعلیم میں ان زبانوں کی تدریس کے جامع منصوبے شامل نہ ہوں۔ مثلاً جب تک نظامِ تعلیم ان منصوبوں کیلئے مناسب نصاب کی تیاری، مؤثر طریقہ تدریس اور امتحانات کا ایک ایسا نظام رائج نہ کرے کہ جس کے ذریعے لسانی مہارتوں مثلاً سُنّے، سمجھنے، پڑھنے اور لکھنے کا جامع جائزہ لیا جاسکے۔

مالی (Mali) کی مثال ہمارے سامنے ہے جہاں مختلف اقدامات کے ذریعے ان مُشکلات پر قابو پایا گیا ہے۔ ان اقدامات میں اساتذہ کی عملی و فعال تربیت، بچوں کی مادری زبان سے دوسری زبان میں منتقلی اور امتحانات کے نظام میں لسانی مہارتوں کے مطابق تبدیلیاں شامل ہیں۔ اسی طرح تعلیمِ بالغاں کیلئے غیر رسمی اسکول شروع کرکے ان کے لسانی روّیے تبدیل کئے جاسکتے ہیں۔

آپ سوچ رہے ہونگے کہ اتنی لمبی بِحث کا آخِر حاصِل کیا ہے۔ اس مقصد کو ایک جُملے میں بیان کیا جاسکتا ہے یعنی"تعلیم سب کے لئے۔"

یہ اعلیٰ مگر مُشکل مقصد اپنے حصول کے لئے ملکی و غیر ملکی پالیسی سازوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ:

- کسی زبان کو ذریعہ تعلیم کا درجہ دینے اور اس پر کامیاب منصوبے مُرتّب کرنے کے لئے ہمہ گیر سیاسی لگن، معاشرتی حوصلہ افزائی اور والدین کی دلچسپی درکار ہوتی ہے۔
- دو لسانی منصوبے تب کامیاب ہوتے ہیں جب اُن میں مادری زبان کی تعلیم کےساتھ دوسری زبان کو بھی شامل کیا جائے۔
- لسانی اصلاحات کیلئے موافق ماحول، اعلیٰ تربیت اور مؤثر نظم کے لئے ان عوامل کو بھی مدِنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

والدین، اساتذہ اور تعلیمی اداروں کے درمیان مشترکہ مقصد اور ہمہ گیر معاشرتی شعور کی بیداری کے لیے اقدامات۔

- اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت و ترقی
- نصابی اور تدریسی مواد و معاونات کی ترقی و تدوین
- ہر سطح کے لئے اعلیٰ معیار کی درسی کُتب کی فراہمی اور
- مالی تعاون خصوصاً ابتدائی درجوں کے لئے سرمایہ کاری

A training and resource centre working to enable the language communities of northern Pakistan to preserve and promote their mother tongues

© 2008 Frontier Language Institute

اس کتابچہ کا ترجمہ World Bank کی اجازت سے اُردو زبان میں کیا گیا ہے۔ البتہ، World Bank نے نہ تو خود اس کتابچہ کا اُردو ترجمہ کیا ہے اور نہ ہی اس کی نظرثانی کی ہے، اس لئے کسی قسم کی غلطی یا کوتاہی کیلئے فرنٹئیر لینگویج اِنسٹیٹیوٹ ذمہ دار ہوگا۔ اصلی کتابچہ انگریزی زبان میں CAL کی ویب سائیٹ پر موجود ہے؛
http://siteresources.worldbank.org/EDUCATION/Resources/Education-Notes/EdNotes_Lang_of_Instruct.pdf

Frontier Language Institute
6, St 1, Salar Lane, Old Bara Road
University Town
Peshawar, Pakistan
Ph: + 92 (091) 585 3792
Email: info@fli-online.org
Website: http://www.fli-online.org